www.KitaboSunnat.com

مولانا محمد رفیق اثری

تحقیق و تنقید

حدیث مصرّاۃ پر اعتراضات اور اس کے جوابات

حدیث مصرّاۃ اور ابوہریرہؓ

ابوہریرہؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لَا تُصَرُّوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدُ فَإِنَّهُ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْلُبَهَا إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ وَإِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعَ تَمْرٍ[1]

اونٹنی اور بھیڑ بکریوں کا دودھ روک کر نہ بیچو اگر کسی نے اسے خرید لیا تو دودھ دوہنے کے بعد اسے اختیار ہے چاہے رکھے یا اُسے واپس کر دے اور ساتھ ایک صاع کھجور بھی دے۔

اعتراضات یہ حدیث قیاس کے خلاف ہے اور غیر فقیہ کی خبر واحد ہے اسے متروک قرار دیا جائے گا۔ ورنہ قیاس کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ یہ حدیث ایک دوسری حدیث "اَلْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ" کے خلاف ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ چونکہ مصراۃ مشتری کی ضمان میں تھی لہٰذا دودھ بھی اسی کا۔ یہ حدیث آیت وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ کے خلاف ہے۔

جوابات اولاً یہ حدیث صرف ایک صحابی سے ہی مروی نہیں بلکہ اسے ابوہریرہؓ کے ساتھ انسؓ، ابن عمرؓ، عمرو بن عوف مزنیؓ اور رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی روایت کرتے ہیں۔ اور عبداللہ بن مسعودؓ نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

۱۔ صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۸۹ صحیح مسلم ج ۲ ص ۳، ۴، ۵۔ موطا امام مالک ج ۲ ص ۸۶ ۳ مسند احمد ج ۲ ص ۳۸۶ (۲) متن الحانی ص ۱۴۹ (۳) طحاوی (۴) النحل ۱۲۶ (۵) أخرجه ابو یعلی کما فی تحفۃ الاحوذی ج ۲ ص ۲۴۴ (۶) سنن ابی داؤد وأخرجه الطبرانی کما فی التحفۃ (۷) أخرجه البیہقی فی الخلافیات کذا فی فتح الباری (۸) کما فی التحفۃ ج ۲ ص ۲۴۴ - (۹) خرجہ احمد باسناد صحیح کما فی التحفۃ ایضاً (۱۰) صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۸۹

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چونکہ عموماً دودھ میں ایک صاع کا تعین غیر قیاسی بات ہے اسی لیے ابن مسعودؓ کا فتویٰ مرفوع کے حکم میں ہے۔ اب یہ کہنا کہ یہ غیر فقیہ (ابوہریرہؓ) کی روایت ہے۔ باطل ہے اس لیے کہ عیسیٰ بن ابان معتزلی اور اس کے خوشہ چینوں کے علاوہ اکابر امت باتفاق ابوہریرہؓ کا فقیہ ہونا تسلیم کرچکے ہیں۔ ثانیاً حافظ ابن القیمؒ لکھتے ہیں: بعض لوگ حدیث المصراۃ کو محض اس شبہ کی بناء پر رد کر دیتے ہیں کہ وہ اصول کے خلاف ہے[1] حالانکہ یہ باطل ہے کیونکہ صحیح حدیث شریعت کا ایک اصل ہے اس کا اصل کے منافی ہونا بے معنی بات ہے[2]۔

امام ذہبیؒ فرماتے ہیں ابوہریرہؓ حفظ حدیث اور اداء حدیث میں سب سے فائق تھے انہوں نے حدیث المصراۃ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ میں روایت کی ہے ہم پر لازم ہے کہ اس پر عمل کریں۔ اور یہ حدیث خود ایک اصل ہے[3]۔

اصل صرف دو ہیں۔ اللہ کی کتاب اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے سوا ہر چیز انہی کی طرف لوٹائی جائے گی۔ اس کے برعکس قیاس فرع ہے۔ اصل کو فرع کے ساتھ رد کرنا باطل ہے۔ ویسے یہ حدیث قیاس کے بھی موافق ہے۔

علامہ انور شاہ کاشمیریؒ لکھتے ہیں یہ کہنا کہ حدیث مصراۃ ابوہریرہؓ غیر فقیہ کی روایت ہے اور ایسے راوی کی روایت جو قیاس کے خلاف ہو غیر معتبر ہوتی ہے۔ اور یہ حدیث قیاس کے خلاف ہے کہ قیاس قلیل اور کثیر کا فرق کرتا ہے۔ نیز گائے۔ اونٹنی اور بکری کے دودھ میں بھی فرق ہوتا ہے تو سب میں ایک صاع کیوں؟ یہ ساری بات اس لائق ہے کہ اس کو کتابوں سے خارج کر دیا جائے۔ یہ ضابطہ نہ تو امام ابوحنیفہؒ سے مروی ہے اور نہ ہی ابویوسفؒ سے اور محمدؒ سے باقی رہا حدیث مصراۃ کا حدیث الخراج بالضمان کے ساتھ رد کرنا سو یہ باطل ہے۔ اس لیے کہ ان دونوں احادیث کے مضمون میں کوئی تضاد نہیں ہے[4]۔

امام شافعیؒ فرماتے ہیں، حدیث الخراج بالضمان اور حدیث مصراۃ کا مضمون ایک ہی ہے البتہ حدیث مصراۃ میں ایک بات مزید ہے جو کہ الخراج بالضمان میں نہیں وہ یہ کہ بکری یا اونٹنی مصراۃ خریدنے والے نے وہ جانور اور اس کا دودھ خریدا ہے۔ دودھ اس میں اس طرح ہے جیسے کھجور کے

۱۔ اعلام الموقعین ص ۱۵۵ (۲) العرف الشذی ص ۳۹۴۔ (۳) سیر اعلام النبلاء ج ۲ ص ۶۱۹
۴۔ العرف الشذی ص ۳۹۴۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درخت پر پھل۔ جب اسے نکال کر استعمال کر لیا۔ اور جانور عیب تصریہ کی وجہ سے واپس کرنا پڑا تو اس دودھ کے عوضانہ کے طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاع مقرر فرمایا ہے، دودھ کم تھا یا زیادہ۔ اس لیے کہ حدیث میں اونٹنی اور بکری کا نام لے کر آپ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ اس سے معلوم ہوا یہ تعین شرعی ہے۔ اگر عیب تصریہ کی وجہ سے جانور واپس نہیں کرتا اور دودھ پی لیا۔ اس کے بعد اور دودھ نکالا اور پی لیا۔ بعد ازاں کسی دیگر عیب کی وجہ سے اسے واپس کرنا پڑا تو یہ دودھ حدیث الخراج بالضمان کی بناء پر اس کے لیے حلال ہے اس کے عوضانہ میں کچھ نہیں دے گا۔ البتہ تصریہ والے دودھ کے عوض میں ایک صاع ضرور دے گا۔

علامہ انور شاہ کاشمیریؒ لکھتے ہیں طحاویؒ کا یہ جواب قوی نہیں ہے۔ اس لیے کہ حدیث مصرّاۃ میں زیادہ منفصلہ متولدہ مراد ہے۔ اور الخراج بالضمان میں زیادہ غیر متولدہ۔ لہذا ان میں کوئی تضاد ہی نہیں ہے۔ اسی طرح یہ حدیث آیت قرآن وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ[۱] کے بھی منافی نہیں ہے اس لیے کہ آیت کا تعلق مظالم اور قصاص سے ہے[۲]

امام مراغیؒ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ اگر تم بدلہ لینا چاہو تو برابری شرط ہے زیادتی نہ کرو کہ یہ ظلم ہے اور اگر تم ظلم معاف کر دو اور درگزر کرو تو یہ بہتر ہے۔ کہ ظالموں کو اللہ تعالیٰ خود سزا دیں گے[۳]۔ امام رازیؒ لکھتے ہیں۔ اس آیت سے مراد یہ ہے کہ اگر تم قصاص لینا چاہتے ہو تو مثل پر اکتفا کرو زیادتی نہ کرو[۴]۔ امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں۔ مشرکین نے حضرت حمزہؓ وغیرہ شہداء کا مثلہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَئِنْ اَظْفَرَنِیَ اللّٰهُ بِهِمْ لَاُمَثِّلَنَّ بِضِعْفَيْ مَا مَثَّلُوْا بِنَا[۵] — اگر اللہ نے مجھے ان پر غالب کیا تو میں ان کے کیے مثلہ سے دوگنا مثلہ کروں گا۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بَلْ نَصْبِرُ یعنی ہم

۱۔ النحل ۱۲۶ ۔ (۲) العرف الشذی ص ۳۰۹۔ (۳) تفسیر المراغی ج ۱۴ ص ۱۶۲۔
۴۔ التفسیر الکبیر ج ۲۰ ص ۱۴۲۔ حجۃ اللہ ج ۲ ص ۱۱۱۔ ۵۔ السیاسۃ الشرعیۃ لابن تیمیہؒ ص ۱۱۹۰

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صبر کرتے ہیں۔

اس حدیث کے بارے میں امام شاہ ولی اللہؒ کی رائے بھی قابلِ مطالعہ ہے فرماتے ہیں بیع میں گویا شرط تھی کہ اس جانور کا دودھ بہت زیادہ ہے۔ اس لیے یہ صورت الخراج بالضمان کے ذیل میں نہیں آتی چونکہ خرچ کر لینے کے بعد دودھ کی مقدار اور قیمت کا تعین نہیں ہو سکتا تھا۔ بالخصوص اس صورت میں جب لوگوں کے اخلاق برے ہو چکے ہوں اور دیہاتی ماحول میں تو ایسی صورت میں شرعاً کوئی ایک بات متعین ہونی ضروری تھی جس سے جھگڑا ختم کیا جا سکے۔ چونکہ اونٹنی کے دودھ کا مزہ خراب ہوتا ہے اس لیے سستا ہوتا ہے جبکہ بکری کا دودھ اچھا ہوتا ہے۔ اس لیے مہنگا ہوتا ہے۔ لہٰذا ان کا حکم ایک ہی کر دیا گیا کہ اس کے عوض ایک صاع کھجور ادا کر دیا جائے۔ بعض لوگوں نے جنہیں اس حدیث پر عمل کرنے کی توفیق نہیں ہوئی اپنی طرف سے ایک ضابطہ ایجاد کر لیا کہ جس حدیث کو راوی غیر فقیہ روایت کرے اور رائے دینے کا دروازہ بند ہوتا ہو تو اس حدیث پر عمل نہیں کیا جائے گا۔ جبکہ یہ ضابطہ مذکورہ صورت پر منطبق ہی نہیں ہوتا۔ بنا بریں اس حدیث کو امام بخاریؒ نے ابن مسعودؓ سے بھی تخریج کیا ہے۔ اور معترضین فقہاء احناف کے ہاں ابن مسعودؓ فقیہ صحابی ہیں بلکہ بزعم خویش ان کی فقہ کی بناء ہی ان کے اقوال پر ہے۔

دیگر یہ حدیث تقدیرات شرعیہ کے ذیل میں بھی آتی ہے جس میں خوبیوں کو عقل محسوس کر سکتی ہے مگر ان کی اصل حکمت کو راسخین فی العلم کے علاوہ کوئی بھی نہیں جان سکتا۔

ایک سوال ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنِ ابْتَاعَ مُحَفَّلَةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا مِثْلَ أَوْ مِثْلَيْ لَبَنِهَا قَمْحًا (۱)

جو شخص محفلہ جانور خریدے تین دن تک اسے اختیار ہے اگر واپس کرنا چاہے تو اس کے دودھ کے ایک یا دو مثل گندم واپس کرے۔

اس حدیث میں محفلہ جانور کے دودھ کی ایک مثل یا دو مثل گندم دینے کا حکم ہے۔ اور یہ حدیث ابی ہریرہؓ کے خلاف ہے ان میں تطبیق کی کیا صورت ہو سکتی ہے؟

(۱) سنن ابی داؤد ج ۳ ص ۳۸۴

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب حدیث ابی ہریرہؓ باتفاق محدثین صحیح ہے جبکہ یہ روایت باتفاق ضعیف اور مردود ہے۔ حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں اس روایت کی سند ضعیف ہے ابن قدامہؒ فرماتے ہیں۔ یہ باتفاق محدثین متروک الظاہر ہے۔ منذریؒ کہتے ہیں۔ اس کی ابن ماجہؒ نے بھی تخریج کیا ہے خطابیؒ کہتے ہیں اس کی سند صحیح نہیں ہے اور ان کا کہنا درست ہے۔ کہ اس کی سند میں جمیع بن عمیر ایک راوی اَکْذَبُ النَّاسِ ہے ابن حبانؒ فرماتے ہیں یہ شخص رافضی تھا اور احادیث وضع کیا کرتا تھا۱۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلٰی وَ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔

کبھی روئے کبھی ہم مسکرائے

حاجرہ عبدالرحمٰن

جو اپنی جاں کی بازی لگاتے — تعجب کیا اگر وہ جیت جاتے!
اُنھیں سے ہم نے رنج وغم اٹھائے — کہ جن کے غم میں دل وجان گھلائے
مقدر کا لکھا ہو کر رہے گا — مقدر کو نہ کوئی آزماتے
شہِ گنجِ گراں مایہ وہی ہے — رہِ حق میں جو جان و دل لٹاتے
نظر منزل پہ جس انساں کی ہے — سمجھتا ہے وہ دُنیا کو سرائے
بس اتنا ہے فسانہ زندگی کا! — کبھی روتے کبھی ہم مسکراتے
مآلِ سرخوشی وہ رنگ لایا! — کہ ہم نے خون کے آنسو بہائے
وہ دُنیا کے لئے ہے وجہِ برکت — جو دُنیا کی بُرائی کو مٹاتے

یہ ہے سچے مسلماں کی علامت
ہو دشمن بھی تو اُس کے کام آئے

۱۔ عون المعبود ج ۳ ص ۲۸۵۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ